WWW.NAFSEISLAM.COM

چھ گنہگار خواتین سے متعلق سبق آموز انداز میں تحریر

6 گنہگار خواتین

مرتب: مولانا محمد قاسم عطاری قادری ہزاروی

باہتمام: حافظ محمد جمیل عطاری قادری ہزاروی

ناشر: مکتبہ غوثیہ

جنری منڈی نمبر ۲، نزد پولیس چوکی فرقان آباد کراچی۔

فون: 4943368

فہرست مضامین

نمبر شمار	نام مضامین	نمبر صفحہ
۱-	حضور اکرم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا اظہار رنج وغم	۸
۲-	حضور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی امت پر رحمت	۸
۳-	چھ طریقوں سے عذاب۔	۱۰
۴-	پہلی عورت کے عذاب کا سبب "بے پردگی"	۱۱
۵-	جنت کی خوشبوؤں سے کون محروم؟	۱۲
۶-	ستر اور پردہ۔	۱۳
۷-	عذاب قبر کا عبرت ناک واقعہ!	۱۳
۸-	بے پردگی کی سزا۔	۱۵
۹-	نامحرم کے سامنے زینت ظاہر کرنیکی سزا	۱۵
۱۰-	ناخن پالش پر عذاب!	۱۶
۱۱-	دوسری عورت پر عذاب کا سبب! "زبان درازی"	۱۷
۱۲-	"زبان درازی" سنگین گناہ ہے!	۱۷
۱۳-	تیسری عورت پر عذاب کا سبب! "ناجائز تعلقات"	۱۹
۱۴-	بے حیائی کے سنگین نتائج!	۱۹
۱۵-	چوتھی عورت پر عذاب کا سبب! "استہزاء"	۲۱

نمبر شمار	نام مضامین	نمبر صفحہ
۱۶-	عذاب کا سبب " نماز کا استہزاء "	۲۲
۱۷-	پانچویں عورت پر عذاب کا سبب !	
	" چغلی "	۲۲
۱۸-	غیبت اور چغلی میں فرق !	۲۳
۱۹-	ایک چغل خور کا قصہ۔	۲۴
۲۰-	گھر کے افراد میں چغلی !	۲۵
۲۱-	عذاب کا سبب " جھوٹ بولنا "	۲۶
۲۲-	چھٹی عورت پر عذاب کا سبب " احسان جتلانا "	۲۷
۲۳-	احسان جتلانے کا مطلب !	۲۷
۲۴-	عذاب کا دوسرا سبب " حسد کرنا "	۲۸
۲۵-	حسد کا مطلب !	۲۹
۲۶-	خلاصہ !	۲۹

انتساب

میں اپنی اس حقیر سی کوشش کو اس شخصیت کی طرف منسوب کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں جن کی کاوشوں سے ہزاروں راہ سے بھٹکے ہوئے لوگوں کو آپ کی صحبت فیض نے نبی اکرم ﷺ کی سنت کا آئینہ دار بنا دیا میری اس سے مراد پیر طریقت رہبر شریعت مبلغ اسلام حضرت علامہ و مولانا محمد الیاس قادری صاحب دامت برکاتہم العالیہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی تبلیغ دین کے صدقے اس کتاب کو مقبولیت عطا فرمائے آمین۔

محمد قاسم عطاری قادری ہزاروی

تقریظ

استاد العلماء، مجاہدِ ملت و مسلکِ اہلسنت، حضرت علامہ و مولانا مفتی **عبد الحمید** محمد صدیقی۔ ہزاروی دامت برکاتہم العالیہ۔ مہتمم دار العلوم غوثیہ سبزی منڈی کراچی ۵

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علیٰ حبیبک الکریم الامین!

اَمّا بَعد!

مذکورہ کتابچہ جس کا نام (چھ گناہگار خواتین) ہے۔ خاص خاص مقامات سے مطالعہ کیا ہے۔ رسالہ ھٰذا میں جن مثالوں اور واقعات کو درج کیا گیا ہے وہ اصلاحِ عمل میں نہایت مددگار ثابت ہوں گے۔ اس قسم کے اقوال و واقعات جو کہ تخویف، و ترہیب و ترغیب دلانے والے ہوں۔ اُن سے عمل میں پختگی اور درستگی کا ذریعہ ہوتا ہے۔

محترم جناب! مولانا محمد قاسم صاحب نے اس کتابچہ کی تالیف، و ترتیب میں بڑی کوشش فرمائی ہے۔ مولیٰ تعالیٰ اپنے

حبیب رب العزت مؤلف کو اس عمل خیر کی بہتر جزاء عنایت فرمائے۔
اور عامۃ المسلمین کو اس کتابچہ سے استفادہ کی توفیق عطا
فرمائے۔ آمین!

"بجاہ خاتم النبیین وآلہ وسلم"
(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

"حررہٗ"

احقر العباد **عبد الحلیم** راجی رحمۃ ربہ الرحیم
دارالعلوم غوثیہ کراتشی پاکستان
بروز جمعہ جمادی الثانی سنہ ۱۴ ہجری!
(بابت ۱۵ ستمبر سنہ ۱۹۹۹ء)

تقریظ

حضرت علامہ و مولانا قاری حافظ **حکیم شاہ صاحب**
صابری دامت برکاتہم العالیہ!
فاضل دارالعلوم امجدیہ
کراچی!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

الحمد للہ وحدہٗ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من
لا نبیّ بعدہٗ ولا کتاب بعدہٗ ولا اُمّۃ بعدہٗ!

اَمَّا بَعْدُ!

مکرمی و محترمی جناب مولانا محمد قاسم قادری۔ ہزاروی صاحب
کا مرتب شدہ رسالہ (چھ گناہگار خواتین) کا مطالعہ کیا ہے۔ مؤلف
موصوف نے بڑی محنت کر کے موجودہ دور کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے
ہوئے بہترین اور آسان انداز میں اصلاحِ عمل کے طور پر پیش کیا ہے
اور جو اقوال اور واقعات نقل کئے ہیں۔ اُن سے قارئین کرام کو کافی

فوائد ملیں گے۔ اس پُر فتن دور میں اس قسم کے واقعات و حالات کو پیش کرنا۔ تاکہ عامۃ الناس استفادہ حاصل کریں۔ وقت کی اشد ضرورت ہے۔!

رب لم یزل اپنے حبیب لبیب صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ سے مؤلف کی کاوشوں کو مقبول فرما کر اجر عطا فرمائے۔ اور تمام مسلمین و مسلمات کو اس رسالہ سے استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

یا رب العالمین۔ بجاہ رحمۃً للعالمین!

محرر سطور:۔

بندۂ رب غفورہ!

محمد حکیم شاہ صابری غفرلہ خطیب و امام جامع مسجد حنفیہ مجاہدین۔ ٹی۔ اینڈ۔ ٹی۔ کالونی سبزی منڈی ۱

اتوار ۸ جمادی الثانی ۱۴۲۰ھ من ھجرۃ النبوی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (کراچی)

(بتاریخ ۱۹ ستمبر ۱۹۹۹ء)

حضورِ اکرم نورِ مجسّم صلّے اللہ علیہ وسلّم کا اظہارِ رنج و غم

اس حدیث کو حافظ شمس الدین ذہبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب "الکبائر" میں نقل فرمایا ہے۔ اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آنحضرت صلّے اللہ علیہ وسلّم کے گھر تشریف لے گئے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم حضور اقدس صلّے اللہ علیہ وسلّم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ نبی کریم صلّے اللہ تعالےٰ علیہ وسلّم رو رہے ہیں۔ اور آپ علیہ الصلوٰۃ و والسلام پر گریہ طاری ہے جب میں نے آپ صلّے اللہ تعالےٰ علیہ وسلّم کی یہ حالت دیکھی تو عرض کیا۔ کہ یا رسول اللہ صلّے اللہ تعالےٰ علیہ وسلّم، میرے ماں باپ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر قربان ہوں۔ آپ صلّے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلّم کو کس چیز نے رُلایا ہے؟

اور کس بناء پر آپ صلّے اللہ تعالےٰ علیہ وسلّم اتنا رو رہے ہیں؟

آپ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے جواب میں فرمایا۔ "میں نے شب معراج میں اپنی امت کی عورتوں کو جہنم کے اندر قسم قسم کے عذابوں میں مبتلا دیکھا ہے اور اُن کو جو عذاب ہو رہا ہے۔ وہ اتنا شدید اور ہولناک تھا۔ کہ اس عذاب کے تصور سے مجھے رونا آ رہا ہے۔

حضورِ اکرم صلّے اللہ علیہ وسلّم کی اُمّت پر رحمت

اے میری پیاری پیاری اسلامی بہنوں!

ہمارے پیارے آقا صلّے اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو اپنی اُمت سے پیار تھا۔

آپ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو ہر وقت اپنی اُمت کی ہی فکر لگی رہتی ہے کیونکہ ہمارے آقا صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ عزوجل نے تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ عزوجل نے قرآن مجید میں فرمانِ حمید میں ارشاد فرمایا ہے کہ

"وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝"

ترجمہ:۔ اے میرے محبوب! ہم نے آپ کو تمام جہانوں پر "رحمت" کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔!

ہمارے پیارے آقا کو اپنی اُمت سے اس قدر محبت کہ جب دُنیا میں تشریف لاتے ہیں تو اپنی امت کی مغفرت کی دُعائیں مانگتے ہیں۔ اور جب اس دُنیا سے تشریف لے جاتے وقت بھی اپنی امت کی مغفرت کے لئے ہی دعائیں مانگتے ہیں۔!

اے میری پیاری پیاری اسلامی بہنوں! آپ بھی غور کرو کہ اتنے شفقت والے آقا کی تعلیمات کو ہم نے چھوڑ دیا ہے اور فرنگی تہذیب کو اپنا لیا ہے۔ ہم قیامت کے دن اپنے آقا کو کیا منہ دکھائیں گی۔!

ہمارے پیارے آقا تو ہمیں کس قدر یاد رکھیں اور ہماری کتنی فکر کریں اور ہماری مغفرت کے لئے دعائیں مانگیں۔ اور ہم اس شفیق آقا کے حکموں کو چھوڑ کر اپنے بے وفا ہونے کا ثبوت دیں۔!

اے میری پیاری پیاری اسلامی بہنوں! اس لئے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ میں نے اپنی امت کی عورتوں کو بڑے خطرناک عذاب میں دیکھا۔ تو اس کی وجہ سے ہی مجھے رونا آ رہا تھا۔

(۶) چھ طریقوں سے عذاب!

حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس کی وضاحت فرمائی۔ کہ میں نے جہنم (دوزخ) کے اندر عورتوں کو کس کس طرح عذاب میں مبتلا دیکھا چنانچہ آپ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:-

(۱)۔: "میں نے ایک عورت کو دیکھا کہ وہ اپنے بالوں کے ذریعے جہنم میں (اندر) لٹکی ہوئی ہے۔ اور اس کا دماغ ہنڈیا کی طرح پک رہا ہے۔

ایک تو خود جہنم کے اندر ہونا بذات خود کتنا ہولناک عذاب ہے۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اپنی پناہ میں رکھے۔ آمین۔ ثم آمین! اور پھر بالوں کے بل لٹکانا یہ انتہائی تکلیف دہ سزا ہے۔ اور پھر دماغ کا پکنا یہ تیسری سزا ہے۔!

پھر فرمایا:-

(۲)۔: "میں نے دوسری عورت کو جہنم (دوزخ) میں اس طرح سے دیکھا۔ کہ وہ زبان کے بل لٹکی ہوئی ہے۔"

(۳)۔: "تیسری عورت کو میں نے دیکھا کہ اس کے دونوں پاؤں (پیر) سینے سے بندھے ہوئے ہیں۔ اور اس کے دونوں ہاتھ پیشانی کے ساتھ بندھے ہوئے تھے۔"

(۴)۔: "چوتھی عورت کو میں نے اس طرح دیکھا کہ وہ چھاتیوں کے بل جہنم میں لٹکی ہوئی ہے۔"

(۵)۔: "پانچویں عورت کو میں نے اس حالت میں دیکھا کہ اس کا چہرہ خنزیر کے چہرہ کی طرح ہے اور اس کا باقی جسم گدھے کی طرح ہے۔ مگر حقیقت میں وہ عورت ہے اور سانپ اور بچھو اس کو لپٹے ہوئے ہیں۔"

(۶) :- "چھٹی عورت کو میں نے اس حالت میں دیکھا کہ وہ کتے کی شکل میں ہے۔ اور اس کے منہ کے راستے سے جہنم کی آگ داخل ہو رہی ہے۔ اور پاخانہ کے راستے سے آگ نکل رہی ہے۔ اور عذاب دینے والے فرشتے جہنم کے گرز سے اس کو مار رہے ہیں۔!"

اس طرح سے چھ (۶) عورتوں کو ہونے والے عذاب کی تفصیل حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے بیان فرمائی۔"

پہلی عورت کے عذاب کا سبب!

"بے پردگی!"

اس کے بعد حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی کہ "ابا جان! ان عورتوں پر یہ عذاب ان کے کون سے اعمال کی وجہ سے ہو رہا تھا۔ ان کے کون سے اعمال ایسے تھے جن کی وجہ سے آپ علیہ الصلوٰۃ و السلام نے ان کو اس ہولناک اور دردناک عذاب میں دیکھا؟"

اس کے جواب میں حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "جس عورت کو میں نے سر کے بالوں کے ذریعے جہنم میں لٹکا ہوا دیکھا اور جس کا دماغ ہنڈیا کی طرح پک رہا تھا۔ اس کو یہ عذاب گھر سے ننگے سر جانے کی وجہ سے ہو رہا تھا۔ وہ عورت نامحرم مردوں سے اپنے سر کے بال نہیں چھپاتی تھی۔!

اے میری پیاری پیاری اسلامی بہنوں! آپ نے پڑھا اور سنا بھی ہے کہ گھر سے باہر ننگے سر گھومنے والی عورت کو کتنا دردناک اور ہولناک عذاب ہو رہا تھا۔ اس میں ان اسلامی بہنوں کے لئے عبرت ہی عبرت ہے۔ جو اسلامی بہنیں بے پردہ گھومتی ہیں اور پھر غیر محرم مردوں سے پردہ نہیں

کرتیں۔ چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر ارشاد فرمایا ہے کہ:۔

اے آدم کی اولاد! ہم نے تمہاری طرف ایک لباس اُتارا ہے جو تمہاری شرم کی چیزیں چھپائے گا۔ اور وہ کہ تمہاری آرائش ہو۔ اور پرہیزگاری کا لباس وہ سب سے بہتر ہے (پ ۸ : ۱۰ ع)

اس کے علاوہ رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی بے شمار احادیث مبارکہ پردہ کے احکام پر موجود ہیں۔ جیسا کہ فرمان نبوی ہے:۔

"عورت چھپانے کے لائق ہے۔ جب وہ بے پردہ نکلتی ہے تو شیطان اس کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔!"

(حوالہ از ترمذی شریف)

جنّت کی خوشبوؤں سے کون محروم!

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:۔

"دوزخیوں میں دو (۲) گروہ ہیں۔ اُن میں سے ایک ان عورتوں کا ہے جو بظاہر کپڑے پہنتی ہیں مگر حقیقت میں وہ ننگی ہیں یعنی اس قدر باریک اور ایسی لاپرواہی سے کپڑے استعمال کرتی ہیں کہ اُن کا بدن چمکتا ہے اور کہیں سے کھلا ہوتا ہے اور کہیں سے چھپا ہوا۔ خود بھی دوسرے مردوں کی طرف رغبت کرتی ہیں (یعنی بناؤ سنگھار کر کے دوسرے مردوں کے دل لبھاتی ہیں یا سر سے دوپٹہ اُتار ڈالتی ہیں اور پھر مٹک مٹک کر چلتی ہیں تاکہ دوسروں کو اپنی طرف مائل کریں) یہ ایسی عورتیں ہرگز ہرگز جنت میں داخل نہیں ہوں گی۔ اور جنت کی خوشبو بھی نہ پائیں گی۔ (حالانکہ جنت کی خوشبو بہت دُور دُور سے آتی ہے۔!"

(حوالہ از مشکوٰۃ شریف)

"ستر اور پردہ"

ردّ المختار، عالمگیری اور بہارِ شریعت جو کہ فقہِ حنفی کی مستند کتب ہیں۔ نماز کے احکام میں "ستر عورت" کا بیان یوں کہا کہ عورتوں کے لئے چہرہ اور دونوں ہتھیلیوں اور دونوں پاؤں کے تلوؤں کے سوا سارا بدن عورت (پردہ) ہے۔

نماز کے لئے اگرچہ عورت تنہا اندھیری کوٹھڑی میں ہو۔ سوائے ان پانچ اعضاء کے باقی تمام بدن چھپانا فرض ہے جن اعضاء کا چھپانا فرض ہے اُن میں سے اگر کوئی عضو چوتھائی کھل گیا ہے۔ اور فوراً نہ چھپایا۔ تو نماز نہ ہوئی۔ یہ تھا ستر کا نماز میں حکم!

اب پردے کا حکم یہ ہے کہ سر سے پاؤں تک پورا جسم چھپانا ضروری ہے جس کو نامحرم مردوں سے چھپانا گھر میں اور گھر سے باہر بھی ضروری ہے

عذابِ قبر کا عبرت ناک واقعہ!

ایک شخص قبرستان کے پاس سے گزر رہا تھا۔ کہ اس نے کسی قبر سے یہ آواز سُنی کہ مجھے باہر نکالو، میں تو زندہ ہوں۔ جب اس نے ایک دو مرتبہ آواز سُنی تو اس نے یہ سمجھا۔ کہ یہ تو میرا وہم اور خیال ہے کوئی آواز وغیرہ نہیں آ رہی۔ لیکن جب اس نے مسلسل یہ آواز سُنی۔ تو اس کو یقین ہونے لگا۔ چنانچہ قریب میں ایک بستی تھی وہ شخص اُس میں آیا لوگوں کو اس آواز کے بارے میں بتا کر کہا۔ کہ تم بھی چلو اور اس آواز کو سُنو۔ چنانچہ کچھ لوگ اُس کے ساتھ آئے اور انہوں نے بھی یہی آواز سُنی۔ اور سب نے یقین کر لیا کہ واقعی یہ آواز قبر میں سے ہی آ رہی ہے

اب یقین ہونے کے بعد لوگوں کو مسئلہ پوچھنے کی فکر ہوئی کہ پہلے علماء سے یہ مسئلہ معلوم کرو کہ قبر کھولنا جائز ہے یا نہیں؟

چنانچہ وہ لوگ محلے کی مسجد کے امام صاحب کے پاس آئے۔ اور ان سے کہا کہ اس طرح سے قبر میں سے آواز آ رہی ہے اور میت یہ کہہ رہی ہے کہ مجھے قبر میں سے نکالو، میں زندہ ہوں۔ امام صاحب نے فرمایا کہ اگر تمہیں اس کے زندہ ہونے کا یقین ہو گیا ہے تو پھر قبر کو کھول لو۔ اور اس کو باہر نکال لو۔ چنانچہ یہ لوگ ہمت کر کے قبرستان گئے اور جا کر قبر کھولی۔ اب جونہی تختہ ہٹایا تو دیکھا کہ اندر ایک عورت ننگی بیٹھی ہوئی ہے۔ اور اس کا کفن گل چکا ہے۔ اور وہ عورت کہہ رہی ہے کہ جلدی سے میرے گھر سے میرے کپڑے لاؤ۔ میں کپڑے پہن کر باہر نکلوں گی۔ چنانچہ یہ لوگ فوراً دوڑ کر اس عورت کے گھر گئے۔ اور اس کے گھر والوں کو کہا اور یہ واقعہ سنایا اور اس کے کپڑے چادر وغیرہ لے کر آئے۔ اور لا کر قبر کے اندر پھینک دیئے اس عورت نے ان کپڑوں کو پہنا۔ اور چادر اپنے اوپر ڈالی۔ اور پھر تیزی سے بجلی کی طرح سے اپنی قبر سے نکلی اور دوڑتی ہوئی اپنے گھر کی طرف بھاگی۔ اور اپنے گھر جا کر ایک کمرے میں جا کر چھپ کر اندر سے کنڈی لگا لی۔ اب جو لوگ قبرستان سے آئے تھے دوڑ کر اس کے گھر پہنچے۔ اور اب انہیں وہاں جا کر یہ معلوم ہوا۔ کہ اس نے کمرے کے اندر سے کنڈی لگائی ہے۔ ان لوگوں نے دستک دی کہ کنڈی کھولو۔ اندر سے اس عورت نے جواب دیا۔ کہ میں کنڈی تو کھول دوں گی لیکن کمرے کے اندر وہ شخص داخل ہو۔ کہ جس کے اندر مجھے دیکھنے کی تاب ہو کہ اس وقت میری حالت ایسی ہے کہ ہر آدمی مجھے دیکھ کر برداشت نہیں کر سکے گا۔ لہٰذا کوئی دل گردے والا شخص اندر آئے اور آ کر میری حالت دیکھے۔!

اب سب لوگ اندر جانے سے ڈر رہے تھے مگر دو چار آدمی جو مضبوط دل

والے تھے۔ انہوں نے کہا کہ تم کنڈی کھولو۔ ہم اندر آئیں گے۔ چنانچہ اس نے کنڈی کھول دی اور یہ اندر چلے گئے۔!

بے پردگی کی سخت سزا

اندر وہ عورت اپنے آپ کو چادر میں چھپائے بیٹھی تھی جب یہ لوگ اندر پہنچے تو اس عورت نے سب سے پہلے اپنا سر کھولا! ان لوگوں نے دیکھا کہ اس کے سر پر ایک بال بھی نہیں ہے۔ وہ بالکل خالی کھوپڑی ہے نہ اس پر بال ہیں اور نہ ہی کھال ہے۔ صرف خالی ہڈی ہڈی ہے لوگوں نے اس سے پوچھا۔ کہ تیرے بال کہاں گئے؟

اس عورت نے جواب دیا کہ جب میں زندہ تھی تو میں گھر سے ننگے سر باہر نکلا کرتی تھی۔ پھر مرنے کے بعد میں قبر میں لائی گئی۔ تو فرشتوں نے میرا ایک ایک بال نوچا۔ اور اس نوچنے کے بعد نتیجے میں بال کے ساتھ کھال بھی نکل گئی اب میرے سر پر نہ بال ہیں اور نہ ہی کھال ہے۔

نامحرم کے سامنے زینت ظاہر کرنیکی سزا

اس کے بعد اس عورت نے اپنا منہ کھولا۔ جب لوگوں نے اس کا منہ دیکھا تو وہ اتنا خوف ناک ہو چکا تھا کہ سوائے دانتوں کے کچھ نظر نہ آیا۔ نہ ہی اوپر کا ہونٹ موجود تھا۔ اور نہ ہی نیچے کا ہونٹ موجود تھا۔ بلکہ بتیس کے بتیس دانت ہی سامنے جڑے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ سوچئے اگر کسی انسان کے صرف دانت ہی دانت نظر آئیں تو کتنا ڈر معلوم ہوتا ہے اب ان لوگوں نے اس عورت سے پوچھا۔ کہ تیرے ہونٹ کہاں گئے؟

اُس عورت نے جواب دیا۔ میں فیشن کے طور پر چہرہ کھول کر کے نامحرم لوگوں (مردوں) کے سامنے جایا کرتی تھی۔ اس کی سزا میں میرے ہونٹ کاٹ لئے گئے۔ اس لئے اب میرے چہرے پر ہونٹ نہیں ہیں۔!

ناخن پالش پر عذاب!

اس لئے اُس عورت نے اپنے ہاتھ اور پیروں (پاؤں) کی اُنگلیاں کھولیں لوگوں نے دیکھا۔ کہ اس کے ہاتھ اور پیروں کی اُنگلیوں میں ایک بھی ناخن نہیں تھا۔ تمام انگلیوں کے ناخن غائب تھے۔ اس سے پوچھا تیرے ناخن کہاں گئے؟

اُس عورت نے جواب دیا۔ ناخن پالش لگانے کی وجہ سے میرا ایک ایک ناخن کھینچ لیا گیا ہے۔ چونکہ میں یہ سارے کام کر کے گھر سے باہر نکلا کرتی تھی اس لئے جیسے ہی میں مرنے کے بعد قبر میں پہنچی۔ تو میرے ساتھ یہ معاملہ کیا گیا۔ اور مجھے یہ سزا ملی۔ کہ:-

- ۱۔ میرے سر کے بال بھی نوچ لئے گئے۔
- ۲۔ میرے ہونٹ بھی کاٹ دیئے گئے۔
- ۳۔ میرے ناخن بھی کھینچ لئے گئے۔

اتنی باتیں کرنے کے بعد وہ بے ہوش ہو گئی۔ اور مُردہ بے جان ہو گئی جیسے لاش ہوتی ہے۔ چنانچہ ان لوگوں نے دوبارہ اس کو قبرستان پہنچا دیا۔ اللہ تعالےٰ کو یہ عبرت دکھانی مقصود تھی کہ دیکھو! اس عورت کا کیا انجام ہوا؟ اور اس کو کتنا ہولناک عذاب دیا گیا ہے؟

بے پردہ خواتین اس واقعہ سے عبرت لیں۔ اور ان گناہوں سے دل سے توبہ کر لیں بے پردگی سے بچنے اور بچانے کے لئے امیر اہل سنّت

حضرت علامہ مولانا ابوالبلال محمد الیاس قادری، عطاری صاحب کا رسالہ "زخمی سانپ" کا ضرور مطالعہ کریں!

دوسری عورت پر عذاب کا سبب!

"زبان درازی"

دوسری عورت جس کو حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ وہ زبان کے بل جہنم میں لٹکی ہوئی ہے۔ اس کے بارے میں آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ یہ وہ عورت ہے جو اپنی زبان درازی سے اپنے شوہر کو تکلیف پہنچایا کرتی تھی۔ بعض عورتوں میں بلاشبہ یہ بری خصلت پائی جاتی ہے۔ کہ وہ بہت ہی منہ پھٹ، زبان دراز، بدگو اور بہت زیادہ زبان چلا کر اپنے شوہر کو تکلیف پہنچانے کی عادی ہوتی ہیں۔ اور یہ بات تو مرد کے لئے بھی جائز نہیں ہے کہ وہ اپنی زبان سے اپنی بیوی کو ناحق تکلیف پہنچائے۔ یا اس کو ستائے اور پریشان کرے۔ مرد کے لئے یہ بات باعث عذاب اور باعث وبال ہے لیکن اس حدیث میں یہ صفت خاص عورتوں کے متعلق بیان کی جا رہی ہے کہ بات بات پر شوہر سے لڑنا، اور بدتمیزی کرنا اور ایسی باتیں کرنا کہ جس سے شوہر کا دل دکھے اس کو تکلیف اور ایذا پہنچے ایسی خواتین کے بارے میں یہ عذاب بتایا گیا ہے۔ کہ وہ جہنم (دوزخ) میں زبان کے بل لٹکیں گی۔!

زبان درازی سنگین گناہ ہے!

اگر انسان کسی کو ہاتھ سے مار دے یا کسی چیز سے مار دے اس کی تکلیف زیادہ دیر تک باقی نہیں رہتی ہے لیکن زبان سے بعض اوقات انسان ایک ایسا کلمہ

کہہ دیتا ہے، جو زندگی بھر انسان کو نہیں بھولتا، زبان کو ہڈی کا چھوٹا سا ٹکڑا ہے مگر اس کے گناہ بڑے سنگین ہیں۔ ان سنگین گناہوں میں سے ایک گناہ زبان درازی بھی ہے۔ یہ ایسا سنگین گناہ ہے کہ جو گھر کے سارے سکون کو برباد ـــــ اور غارت کر دیتا ہے اور پھر زندگی کو اجیرن بنا دیتا ہے اگر اس کا سبب کسی خاتون کی زبان ہے تو اس کے لئے اس حدیث میں یہ عذاب اور وبال بیان کیا گیا ہے۔ اس لئے خواتین کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ وہ اپنی زبان سے کوئی ایسا کلمہ نہ نکالیں جس سے ان کے شوہر کو تکلیف پہنچے۔ ایسے ہی شوہروں کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ بھی اپنی زبان سے کوئی ایسی بات نہ کہیں کہ جس سے بیوی کو تکلیف پہنچے۔ بلکہ تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کو یہ حکم ہے کہ وہ اپنی زبان پر قابو رکھیں۔ اور زبان سے ایسی بات نکالنا جس سے دوسروں کو تکلیف پہنچے۔ باعث عذاب ہے اور گناہ ہے۔ اور کسی مسلمان کو ناحق تکلیف پہنچانا حرام ہے اور جس طرح سے ہاتھ کے ذریعہ اور اشاروں اور کنایوں کے ذریعہ تکلیف پہنچانا گناہ ہے اس لئے اس بات کا بھی اہتمام کرنا چاہیئے کہ زبان سے وہی بات نکلے جس سے دوسروں کا دل خوش ہو۔ اور دوسروں کو تکلیف نہ پہنچے اور اپنی زبان کو قابو میں رکھیں!

حضور اکرم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے جس کا مفہوم ہے کہ تم مجھے دو چیزوں کی ضمانت دو۔ اور میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں یعنی اپنی زبان کی اور اپنی شرمگاہ کی!

تیسری عورت پر عذاب کا سبب

"ناجائز تعلقات!"

تیسری عورت جس کو حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ وہ اپنی چھاتیوں کے بل لٹکی ہوئی ہے اس کے بارے میں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ وہ عورت ہے جو شادی شدہ ہونے کے باوجود دوسرے مردوں سے ناجائز تعلقات رکھتی تھی۔ شریف اور باحیاء عورتیں تو اس کا تصور بھی نہیں کر سکتیں۔ اسی طرح شریف اور باحیاء مرد بھی اس بات کا تصور نہیں کر سکتے۔!

بے حیائی کے سنگین نتائج!

لیکن جس معاشرے میں حیاء کا خاتمہ ہو چکا ہو۔ اور بے حیائی کا دور دورہ ہو۔ اس میں اس بات کا کہاں عیب سمجھا جاتا ہے بلکہ ایسے معاشرے میں اس کو فیشن کے طور پر اختیار کر لیا گیا ہے۔ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ:۔

"اَلْحَیَاءُ شُعْبَۃٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ ؕ"

ترجمہ:۔ حیا ایمان کی ایک شاخ ہے!

یعنی دین اور ایمان کا ایک اہم شعبہ "حیا" ہے۔ یہ حیا ایک ایسی چیز ہے جو انسان کو بہت سے گناہوں سے بچا لیتی ہے۔ چنانچہ جنسی نوعیت کے جتنے گناہ ہیں۔ ان سب میں حیا ایک پردہ ہے اور یہ ایک رکاوٹ بن جاتی ہے اسی حیا کی وجہ سے انسان غیر محرم عورت کی طرف نظر نہیں اٹھا سکتا۔

کسی نامحرم کے پاس جاتے اور اس کے پاس تنہائی میں بیٹھنے سے حیا اس انسان کو روکے گی۔ اسی طرح اگر عورت حیادار ہے تو وہ حیا اس کو نامحرم مرد کی طرف دیکھنے سے ضرور روکے گی۔ اور حیا ہی دراصل باپ اور بیٹی کے درمیان، سسر اور بہو کے درمیان پردہ ہے۔ خدانخواستہ اگر کسی جگہ پر کسی وقت اس حیا کا خاتمہ ہو گیا تو پھر بیٹی اور اجنبی عورت برابر ہے!

اے میری پیاری پیاری اسلامی بہنوں! حیا اور نیک پارسا عورت کی شان کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خود بیان فرمایا ہے۔ اور ارشاد فرمایا کہ:

"یہ دنیا اور اس میں موجود تمام چیزیں قیمتی ہیں۔ لیکن سب سے زیادہ قیمتی شئے اس دنیا میں پارسا عورت ہے۔

آیئے! اب اللہ تعالےٰ عزوجل کی بارگاہ میں باحیا اور پاک دامن عورت کا کیا مقام ہے۔ اس کے بارے میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ "اخبار الاخیار" میں ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ ایک مرتبہ قحط پڑ گیا۔ سب لوگوں نے دعا کی مگر بارش نہیں ہوئی۔ شیخ نظام الدین ابوالموئید علیہ الرحمت کی خدمت میں لوگوں نے دعا کے لئے عرض کی آپ نے اپنی والدہ بی بی سارہ علیہ الرحمتہ کے دامن کا دھاگہ اپنے ہاتھ میں لے کر کہا! یا اللہ! یہ اس خاتون کے دامن کا دھاگہ ہے جس پر کسی نامحرم کی نظر نہیں پڑی۔ اس کے طفیل پانی برسا دے۔ شیخ نے یہ جملہ کہا ہی تھا۔ کہ بہت بڑے زور و شور کی بارش برسنے لگی!

میری پیاری پیاری اور محترم اسلامی بہنوں! آپ غور فرمایئے۔ کہ اللہ تعالیٰ عزوجل کے دربار میں ان عورتوں کا کتنا بڑا مقام ہے جو باحیا اور نیک اور پارسا ہیں۔!

چوتھی عورت پر عذاب کا سبب !

نماز کے ساتھ مذاق !

چوتھی عورت جس کو حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے اس حالت میں دیکھا کہ اس کے دونوں پیر سینے سے بندھے ہوئے ہیں۔ اور دونوں ہاتھ سر سے بندھے ہوئے ہیں۔ اس کے بارے میں آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ۔ یہ وہ عورت ہے جو دنیا میں جنابت اور حیض سے پاک صاف رہنے کا اہتمام نہیں کرتی تھی۔ اور نماز کے ساتھ بڑی لاپرواہی کرتی بلکہ مذاق کا معاملہ کرتی تھی۔ !

غسل فرض میں تاخیر کی حد !

مسئلہ یہ ہے کہ جب مرد اور عورت پر غسل فرض ہو جائے تو افضل یہ ہے کہ اسی وقت غسل کر لیں۔ اور اگر اس وقت غسل نہ کریں تو کم از کم استنجا کر کے وضو کر لیں اور پھر سو جائیں۔ اور اگر یہ بھی نہ کر سکیں تو پھر آخری درجہ یہ ہے کہ صبح صادق ہونے پر جماعت سے اتنی دیر پہلے غسل کر لیں کہ مرد ہے تو اس کی نماز فجر با جماعت ادا ہو جائے۔ اور اگر عورت ہے تو غسل سے فراغت کے بعد طلوع آفتاب سے پہلے نماز فجر ادا کرے۔ یہ آخری درجہ ہے اس سے زیادہ تاخیر کرنے کی گنجائش نہیں ہے لہٰذا اگر کوئی شخص جنابت کی حالت میں سو گیا اور پھر سورج نکلنے کے بعد اٹھا تو اس کے لئے عذاب اور وبال ہے کیونکہ غسل کرنے میں اتنی تاخیر کرے جس کی وجہ سے جماعت چھوٹ جائے یا نماز قضاء ہو جائے۔ ناجائز اور حرام ہے۔ !

عذاب کا سبب "نماز کا مذاق

اس عذاب کی تیسری وجہ جو حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہے وہ نماز کا استہزاء اور مذاق اڑانا ہے۔ اور نماز کو معمولی سمجھ کر اس کی طرف سے لاپرواہی کرنا ہے اس معاملہ میں ہمارے عام مردوں اور عورتوں کا تقریباً یکساں حال ہے۔ چنانچہ جتنے نوجوان ہیں۔ عموماً ان کے اندر نماز کا اہتمام نہیں ہے نہ ہی لڑکیوں میں اور نہ ہی لڑکوں میں۔ اسی طرح آزاد منش عورتوں میں بھی نماز کا کوئی اہتمام نہیں ہے۔ اور اگر ان سے نماز کے بارے میں کہا جائے تو ایسے طریقے سے جواب دیا جاتا ہے۔ کہ جس سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان کی نظر میں نماز کوئی ضروری کام نہیں ہے حالانکہ شادی ہو یا غمی، لیکن نماز چھوڑنا جائز نہیں ہے۔ آج کل کی تقریبات میں دیکھئے کہ ان میں کس طرح لڑکوں، لڑکیوں اور مردوں اور عورتوں کی نمازیں برباد ہوتی ہیں۔ اور ایسی تقریبات درحقیقت وبال ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو نماز باجماعت ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

پانچویں خاتون پر عذاب کا سبب "چغلی"

پانچویں خاتون جس کو حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے اس حالت میں دیکھا کہ اس کا چہرہ تنزیر کے چہرے کی طرح ہے۔ اور باقی جسم گدھے کی طرح ہے۔ اور سانپ، بچھو اس کو لپٹے ہوئے ہیں۔ اس کے بارے میں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ کہ یہ عورت تھی۔ کہ جس کو جھوٹ بولنے اور چغلی کھانے کی وجہ سے عذاب ہو رہا تھا۔ آپ حضرات جانتے ہیں کہ یہ دونوں گناہ صرف

عورتوں کے ساتھ خاص نہیں ہیں بلکہ اگر مردوں کے اندر بھی یہ گناہ پائے جائیں گے تو ان کی بھی پکڑ ہوگی۔ اور ان پر بھی عذاب ہوگا۔!

غیبت اور چغلی میں فرق!

ایک گناہ ہے "غیبت" اور ایک گناہ ہے "چغلی" یہ دونوں گناہ حرام ہیں۔ دونوں سے بچنا ضروری ہے لیکن ان دونوں میں تھوڑا سا فرق ہے "غیبت" اُسے کہتے ہیں کہ کسی کے پیٹھ پیچھے اس کی اس طرح برائی بیان کرنا کہ اگر اس کو معلوم ہو جائے تو وہ اس کو ناپسند کرے مثلاً کسی شخص میں کوئی عیب ہے اب ہم دوسروں کو جا کر بتا رہے ہیں کہ فلاں شخص میں یہ عیب ہے۔ اس کا نام غیبت ہے لیکن اگر ہم کسی شخص کی برائی اس کے پیٹھ پیچھے اس نیت سے کریں کہ تاکہ دونوں میں لڑائی ہو۔ بدگمانی۔ اور نااتفاقی پیدا ہو۔ اس کو "چغلی" کہتے ہیں۔ اور چغلی کا گناہ "غیبت" سے بڑھ کر ہے اس لئے کہ غیبت میں تو صرف دوسروں کی برائی مقصود ہوتی ہے لیکن چغلی میں تو برائی کے علاوہ یہ بھی مقصود ہے کہ ان دونوں کے درمیان لڑائی ہو اور ان کے درمیان جو دوستی اور ہمدردی، محبت اور تعلق ہے وہ ختم ہو جائے مثلاً ساس نے بہو کی باتیں سسر کے سامنے یا اس کے شوہر کے سامنے کہے، اب شوہر بیوی سے خفا ہو رہا ہے۔ اور سسر بہو سے بھی بدگمان ہو رہا ہے یہ چغلی ہے اور حرام ہے۔

اور آج کل تو یہ مسئلہ عام ہے۔ اور ہر گھر کا مسئلہ ہے ایک گھرانہ جو ساس، بہو، سسر اور شوہر ان چار افراد پر مشتمل ہے۔ لیکن چاروں ایک دوسرے سے کٹے ہوئے ہیں۔ اس لئے کہ چاروں اس چغلی کی مصیبت میں مبتلا ہیں۔ اور ہر ایک دوسرے کی چغلی اور بدگمانی میں لگا ہوا ہے

اس کی وجہ سے گھر کا نظام درہم برہم ہو گیا۔ اور گھر کا سکون غارت ہو گیا اور آخرت میں بھی اس پر بڑا عذاب اور وبال ہے۔!

ایک چغل خور کا قصہ

ایک شخص نے بازار میں دیکھا کہ ایک شخص اپنا غلام بیچ رہا تھا۔ اور یہ آواز بھی لگا رہا تھا۔ کہ یہ بہت اچھا غلام ہے۔ اس کے اندر اس کے علاوہ کوئی اور عیب نہیں ہے کہ یہ کبھی کبھی چغلی کھاتا ہے۔ کسی شخص نے یہ آواز سنی، اس نے سوچا کہ اس میں تو کوئی عیب نہیں ہے اور چغلی کھانا تو عام بات ہے اس میں کیا خرابی ہے اس غلام کو خرید لینا چاہیئے۔ چنانچہ اس نے سوداگر سے وہ غلام خرید لیا۔ اور اپنے گھر لے آیا۔ کچھ عرصے تک تو وہ غلام ٹھیک ٹھیک کام کرتا رہا۔ اس کے بعد اس نے اپنا رنگ دکھانا شروع کیا۔ چونکہ چغل خوری کے اندر وہ ماہر تھا۔ اس لئے اس نے چغل خوری کے اندر اپنا کرتب دکھلایا۔ اور سب سے پہلے وہ اپنی مالکہ کے پاس گیا اور اس سے جا کر کہا۔ کہ آپ کے شوہر جو میرے آقا ہیں وہ کسی اور عورت سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور اس کے پاس آتے جاتے ہیں۔ اور عنقریب وہ تجھے چھوڑ کر اس سے شادی کر لیں گے۔ اور میں تیری خیر خواہی کے لئے بتا رہا ہوں۔ کسی اور کو یہ بات مت بتانا۔ یہ باتیں سن کر وہ بیوی بہت گھبرائی اور پریشان ہوئی۔ پھر خود غلام ہی نے اس کی پریشانی کا علاج بھی بتایا۔ کہ مجھے ایک اس کی ترکیب آتی ہے تم اس پر عمل کر لو۔ وہ یہ کہ جب تمہارے شوہر سو جائیں تو تم اُسترے سے ان کی داڑھی کے ایک دو بال کاٹ کر اپنے پاس رکھ لینا۔ پھر دیکھنا کیا ہوتا ہے۔ پھر وہ ہمیشہ تمہارے ہی ہو کر رہیں گے۔! کبھی دوسری عورت کی طرف نظر نہیں اُٹھائیں گے عورت

جواب دیا۔ کہ یہ کیا مشکل کام ہے۔ یہ تو میں آج ہی کر لوں گی۔ خدا نخواستہ کل کو کچھ اور ہو گیا تو پھر کیا ہو گا؟

اور اب وہ غلام آقا کے پاس آیا اور اس سے کہا کہ تمہاری بیوی کے دوسرے مردوں سے ناجائز تعلقات ہیں۔ اور عنقریب وہ آپ کو خیرباد کہنے والی ہے۔ اور اس نے یہ تہیہ کر لیا ہے کہ وہ آج رات آپ کو اُسترے سے ذبح کرے گی۔ اگر آپ کو میری بات کا یقین نہ ہو۔ تو آپ جھوٹ موٹ سو کر دیکھنا اور گلا نہ کٹ جائے تو مجھے بتانا۔ چنانچہ وہ آقا جا کر جھوٹ موٹ سو گیا۔ اور ادھر بیوی بھی اس انتظار میں تھی کہ کب ان کی آنکھ لگے تو میں پھر اپنا کام کروں۔ میاں کو نیند کہاں آتی۔ اس لئے اس نے مصنوعی خراٹے لینا شروع کر دیا۔ اب بیوی کو یقین ہو گیا کہ میاں صاحب کو نیند آ گئی ہے فوراً اُسترا لے کر وہاں پہنچی۔ اور ابھی ہلکا سا اُسترا گلے پر رکھا ہی تھا۔ کہ آقا نے فوراً آنکھ کھول دی۔ اور بیوی کو پکڑ کر کہا۔ کہ اچھا تم مجھے ذبح کرنا چاہ رہی تھی۔ غصہ تو پہلے ہی آ رہا تھا۔ اس آقا نے اسی ہی اُسترے سے بیوی کو ذبح کر دیا۔ جب بیوی کے خاندان والوں کو یہ پتہ چلا کہ شوہر نے ہماری بیٹی کو ذبح کر دیا ہے۔ تو انہوں نے آ کر اسی استرے سے شوہر کو پکڑ کر ذبح کر دیا۔ اب شوہر کے خاندان والوں کو پتہ چلا تو وہ بھی آ گئے۔ اور اب دونوں خاندانوں میں جھگڑا ہوا۔ اور بیسیوں لاشیں گر گئیں۔!

گھر کے افراد میں چغلی!

آپ نے دیکھا کہ اس غلام نے ذرا سی چغلی سے کس طریقے سے دونوں خاندان کو تباہ کر دیا۔ اسی لئے اس چغلی کو شریعت نے حرام قرار دیا ہے اب چاہے ہر جگہ چغلی قتل نہ کرائے مگر دل تو پارہ پارہ ہو ہی جاتے ہیں۔ اب تک بہو اور ساس میں بڑی محبت تھی لیکن اب چغلی لگا لگا کر دونوں

کے دل پھاڑ دیئے۔ اب تک سسر اپنی بہو کے ساتھ بڑی محبت اور شفقت کے ساتھ پیش آتا تھا۔ لیکن ساس نے اس کے کان بھر بھر کر بہو کی طرف سے اس کا دل پھاڑ دیا تھا۔ اب گھر کے اندر یہ حال ۔۔ ہو گیا کہ نہ بیٹے کے دل میں باپ کا احترام رہا۔ اور نہ سسر کے دل میں بہو کا احترام رہا۔ اور نہ ہی بہو کے دل میں ساس کی محبت رہی۔

اور یہ چغلی کرنا اور کان بھرنا جس طرح گھر کے افراد کے درمیان ہوتا ہے اسی طرح سے گھر سے باہر کے افراد میں بھی ہوتا ہے مثلاً دوستوں میں رشتہ داروں میں اہل تعلقات میں یہ چغلی کھائی جاتی ہے۔ اور کسی کے حرف تیانے پر پورا یقین کر لیتے ہیں کہ واقعۃً اس نے ایسا کیا ہوگا جب کہ اس طرح سنی سنائی باتوں پر بلا تحقیق یقین کرنا بھی جائز نہیں ہے بہر حال یہ چغلی اتنی بری چیز ہے اس سے ہر ممکن بہت زیادہ بچنا چاہیئے!

عذاب کا سبب "جھوٹ بولنا!"

اس چغلی کے ساتھ دوسرا گناہ جو حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے وہ ہے "جھوٹ بولنا" آپ حضرات جانتے ہی ہیں کہ جھوٹ بولنا کتنا بڑا گناہ ہے اور چغلی کے اندر جھوٹ کا ہونا لازمی ہے۔ اس لئے کہ جھوٹ کے بغیر چغلی کیسے چلے گی۔ اور جس طرح آج ہمارے معاشرے میں چغلی عام ہے اسی طرح سے جھوٹ بھی عام ہے۔ ہر میدان میں جھوٹ کا ایک ختم نہ ہونے والا سلسلہ ہے۔ اب جعلی سرٹیفکیٹ اور جعلی سندیں بنائی جا رہی ہیں۔ پیسے دے کر انجینئر کی سند لے لو، اور وکالت کی سند لے لو، جھوٹی سند تیار ہے۔ جھوٹے کاغذات پر ملازمتیں اختیار کی جا رہی ہیں۔ یاد رکھیں! ان تمام صورتوں میں جھوٹ بولنا، لکھنا، بتانا سب کا سب حرام ہے اور سخت گناہ ہے۔!

چھٹی عورت پر عذاب کا سبب

"احسان جتلانا"

چھٹی عورت جس کو حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے اس حالت میں دیکھا ہے کہ وہ کتے کی شکل میں ہے۔ اور اس کے منہ سے آگ داخل ہو رہی ہے۔ اور پاخانے کے راستے سے آگ باہر نکل رہی ہے اور فرشتے جہنم کے گرز (چابک) سے اس کی پٹائی کر رہے ہیں۔ اس کے بارے میں حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اس عورت کو یہ عذاب دو گناہوں کی وجہ سے ہو رہا ہے:-

۱- : ایک حسد کی وجہ سے!

۲- : دوسرے احسان جتلانے کی وجہ سے۔

یہ دونوں گناہ ایسے ہیں جو مردوں کے اندر بھی پائے جا سکتے ہیں۔ مرد بھی حسد کر سکتے ہیں اور احسان جتا سکتے ہیں۔ اگر مرد (۲) دو ان گناہوں کو کریں گے اور توبہ نہیں کریں گے تو وہ سب اس دردناک عذاب کے مستحق ہو سکتے ہیں۔ اور اگر عورتیں بھی توبہ نہ کریں گی تو وہ بھی اس عذاب کے اندر مبتلا ہونگی!

احسان جتلانے کا مطلب

احسان جتلانے کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے کسی کے ساتھ حسن سلوک کیا۔ لیکن ہمارا جب موقع آیا۔ کہ ہمارے ساتھ کوئی ہمدردی کرے اور احسان کرے۔ ہمارے ساتھ تعاون کرے اس وقت اس شخص نے ہمارے ساتھ تعاون نہ کیا۔ تو اب فوراً یہ احسان جتلا دیتے ہیں کہ تمہاری مصیبت پر ضرور

تو ہم نے تمہاری بڑی خدمت کی۔ اور بہت کام آئے لیکن ہمارے موقع پر تم نے طوطے کی طرح آنکھیں پھیر لیں۔ یہ ہے احسان جتلانا۔ یہ بات خواتین میں بہت زیادہ پائی جاتی ہے۔ شادی، بیاہ کے موقع پر، بیماری کے موقع پر انہوں نے خدمت کردی۔ اور اُن ضرورت پر دوسری نے خدمت نہ کی۔ تو اب وہ عورت سارے خاندان کے درمیان یعنی (اجتماع میں) ڈھونڈورا پیٹے گی جو بھی اس کے پاس آئے گا اس کے سامنے یہ جتلائیگی کہ ہم نے اس کے ساتھ فلاں خیر خواہی کی، مدد کی۔ اور ایسا کیا۔ اور آج جب ہمارا موقع رہا۔ تو اس نے ہمارے ساتھ یہ سلوک کیا۔ اس لئے مردوں اور عورتوں کو چاہیئے۔ کہ جس کی کوئی خدمت کریں وہ محض اللہ تعالےٰ جلّ جلالہٗ کی رضا کے لئے کریں۔ اور اللہ تعالےٰ احکم الحاکمین سے ہی اس کے اجر کی اُمید رکھیں۔ اور جب کسی سے کوئی خدمت اور بدلے کی امید ہی نہ ہوگی تو پھر وہ شکوہ اور گلا دل میں پیدا ہی نہ ہوگا۔ گھر کے اندر بھی اس کی عادت رہے اور گھر کے باہر دوستوں میں بھی اس کی عادت رہے کہ جو کچھ بھی کرنا صرف اللہ ہی کے لئے کرنا ہے۔ اللہ تعالےٰ سے ہی ثواب کی امید رکھیں۔ دوست و احباب اور رشتہ داروں سے بدلہ کی کوئی امید نہ رکھیں۔

۔ اگر وہ کریں تو ان کا احسان سمجھیں۔ اور اگر نہ کریں تو اللہ ہی پر نظر رکھیں۔ بس! اس عمل سے انشاء اللہ تعالےٰ دل میں پریشانی اور تکلیف پیدا نہیں ہوگی۔!

عذاب کا دوسرا سبب!

"حسد کرنا"

اس طرح آج کل حسد کی بیماری بھی اتنی عام ہوگئی ہے کہ کوئی شخص دوسرے کو

کھاتا، پیتا، پہنتا نہیں دیکھ سکتا ہے۔

حسد مردوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ اور عورتوں میں بہت زیادہ پایا جاتا ہے۔ مثلاً کسی کے بہت اچھے کپڑے دیکھے تو دل میں حسد پیدا ہو رہا ہے کسی کا اچھا گھر دیکھا تو حسد پیدا ہو رہا ہے۔ کسی کو دیکھا کہ اس کی بڑی تیزی سے ترقی ہو رہی ہے تو اس پر حسد ہو رہا ہے۔ کسی کے منصب اور عہدہ پر کسی کی خوب خوب صورتی پر کسی کے مال داری سے کسی کی صحت مندی سے اور کسی کے حسن و جمال سے، کسی کے مال و منال سے، کسی کے اہل و عیال سے غرضیکہ جتنی نعمتیں دوسروں کو حاصل ہیں۔ ان کو دیکھ دیکھ کر حسد پیدا ہو رہا ہے۔

حسد کا مطلب!

"حَسَدْ" کے معنی ہیں کہ انسان دوسرے کے پاس کوئی نعمت دیکھ کر دل میں جلے اور یہ تمنا کرے کہ اس سے یہ نعمت چھن جائے اور مجھے مل جائے یعنی نعمت کی تمنا کرے زوال کے بارے میں" اس کا نام حسد ہے۔ اور یہ گناہِ کبیرہ ہے۔ اور ایسا گناہ ہے کہ اس کی وجہ سے اس عورت کو دردناک عذاب ہو رہا ہے۔ جو حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلّم نے اس حدیث میں بیان فرمایا ہے!

"خلاصہ"

بہر حال یہ چار گناہ ایسے ہیں کہ جو مردوں میں بھی پائے جاتے ہیں اور خواتین میں بھی، ایک جھوٹ بولنا، دوسرے چغلی کھانا، تیسرے احسان جتلانا۔ چوتھے حسد کرنا، یہ چاروں گناہ ایسے ہیں۔ جو ہمارے معاشرے کے اندر عام ہیں۔ اگر خدانخواستہ یہ گناہ جن کے اندر ہوں۔ اس کے لئے آخرت

میں بھی عذاب ہے۔ اور دنیا کی زندگی بھی اس لئے باعث وبال ہے اس لئے ان سب سے توبہ کرنی چاہیئے اور بچنا چاہیئے!

پیاری پیاری محترم اسلامی بہنوں! یہ چھ گناہ گار عورتوں کا ذکر آپ نے پڑھ لیا ہے اور سن بھی لیا ہے۔ لہٰذا ان تمام گناہوں سے تمام خواتین و حضرات کو بچنا چاہیئے۔ تاکہ ہم جہنم کے دردناک اور ہولناک عذاب سے بچ سکیں۔ باقی اللہ تعالےٰ ارحم الراحمین اور غفور الرحیم سے دعا ہے کہ ان گناہوں سے ہم سب کو بچائے اور ان سے بچنے کی اللہ رب العزت توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین یا ارحم الراحمین!